شبلی نعمانی

پیدائش: ۱۸۵۷ء

وفات: ۱۹۱۴ء

تصانیف: المامون، سیرتِ نعمان، سیرت النبیؐ، الغزالی، الفاروق، سوانح مولانا روم، شعرالعجم

عالم گیر کا انصاف

حاصلاتِ تعلُّم: اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ: ۱- کسی بھی درسی عبارت کو معیارِ رفتار سے طائرانہ وغائرانہ انداز سے سمجھ کر پڑھ سکیں۔ ۲- طویل درسی متون کی تلخیص کر سکیں۔ ۳- تھیسارس کا استعمال بہ طورِ استدلال کر سکیں۔ ۴- ادبی و علمی تحریریں پڑھ کر خود بھی اس قسم کی تحریریں لکھ سکیں۔ ۵- کسی ادب پارے کے بارے میں انتقادی رائے دے سکیں اور اس کے ادبی مقام کا تعین کر سکیں۔

عالم گیر کے عہدِ حکومت کا سب سے بڑا روشن کارنامہ اس کا عدل وانصاف ہے، جس میں عزیز و بے گانہ، غریب و امیر، دوست دشمن کی تمیز نہ تھی۔ ایک رُقعے میں خود لکھتا ہے کہ معاملاتِ انصاف میں شہزادوں کو میں عام آدمیوں کے برابر سمجھتا ہوں۔ یہ محض دعویٰ نہیں بلکہ غیروں نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔ لین پول صاحب عالَم گیر کے سوانح میں لکھتے ہیں:

''مغلِ اعظم عدل کا دریائے اعظم ہے۔ جچے تُلے انصاف سے وہ فیصلے کرتا ہے۔ شاہنشاہ کے حضور میں سفارش، اَمارت اور منصب کی کچھ پیش نہیں جاتی۔ بلکہ ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی کی اورنگ زیب اس مستعدی سے بات سنتا تھا، جس طرح کہ بڑے سے بڑے افسر کی۔''

عالَم گیرؒ نے اپنی زندگی کا مقصد سلطنت کے جاہ و جلال، شان و شوکت، ناز و نِعم کے بہ جاے صرف رعایا کی خدمت اور راحت رسانی قرار دیا تھا۔ وہ انتہاے پیری تک دربار میں کھڑے ہو کر رعایا کی عرضیاں لیتا تھا، اور خود اپنے ہاتھ سے ان پر حکم لکھتا تھا۔ ڈاکٹر جیلی کریری نے اٹھتر برس کی عمر میں عالَم گیر کو دیکھا تھا۔ وہ بیان کرتا ہے:

''وہ صاف و سفید ململ کی پوشاک پہنے ہوئے عصاے پِیری کے سہارے امیروں کے جُھرمٹ میں کھڑا تھا اور

اس کی پگڑی میں بڑا ٹکڑا زمرد کا ٹنکا ہوا تھا۔ داد خواہوں کی عرضیاں لیتا جاتا تھا اور بلا عینک پڑھ کر خاص اپنے ہاتھ سے دستخط کرتا جاتا تھا اور اس کے ہشاش بشاش چہرے سے صاف مترشح ہوتا تھا کہ وہ اپنی مصروفیت سے نہایت شاداں وفرحاں ہے۔"

وہ دن میں دو تین دفعہ دربارِ عام کرتا تھا اور مطلق کسی کی روک ٹوک نہ تھی۔ ادنیٰ سے ادنیٰ جو چاہتا تھا، کہتا تھا اور عالَم گیرؒ نہایت توجہ سے سنتا تھا۔ مرزا کام بخش، عالَم گیرؒ کا نہایت چہیتا بیٹا تھا۔ اس کے کوکہ پر قتل کا الزام قائم ہوا۔ عالَم گیرؒ نے حکم دیا کہ عدالت میں تحقیقات کی جائے۔ کام بخش نے اس کی حمایت کی۔ عالَم گیرؒ نے دربار میں کام بخش کو بُلا بھیجا۔ کام بخش اس کو بھی ساتھ لایا تھا اور اپنے آپ سے جدا نہیں کرتا تھا۔ عالَم گیرؒ نے حکم دیا کہ کام بخش بھی کوکہ کے ساتھ قید کیا جائے۔ چناں چہ اس حکم کی فوراً تعمیل ہوئی۔

۱۰۷۵ھ میں حسن ابدال کے سفر میں عالَم گیرؒ نے ایک دن ایک باغ میں قیام کیا۔ دیوار کے نیچے ایک بُڑھیا کا مکان تھا۔ بُڑھیا کی ایک پَن چکی تھی، جس میں باغ سے پانی آتا تھا۔ سرکاری آدمیوں نے پانی روک دیا اور پَن چکی بند ہو گئی۔ عالَم گیرؒ کو خبر ہوئی، اسی وقت پانی کھلوا دیا۔ رات کو جب خاصے پر بیٹھا تو دو قاب کھانے کے اور پانچ اشرفیاں ابوالخیر کو دیں کہ جا کر بُڑھیا کو دو اور میری طرف سے معذرت کرو کہ افسوس! ہمارے آنے کی وجہ سے تم کو تکلیف ہوئی، تم معاف کردو۔ صبح ہوئی تو پالکی بھیج کر بُڑھیا کو بلایا اور حرم میں بھیجا۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ بُڑھیا کی دو بِن بیاہی بیٹیاں اور دو بچے ہیں۔ دو سو روپے عنایت کیے۔ مستورات نے اس کو زَر و جواہر سے مالا مال کر دیا۔ دو تین دن کے بعد پھر بُلوایا اور لڑکی کی شادی کے لیے دو ہزار روپے عنایت فرمائے۔ بیگمات اور شہزادوں نے روپے اور اشرفیاں برسادیں، یہاں تک کہ چند روز کے بعد بڑھیا اچھی خاصی امیر ہو گئی۔

اس قسم کے سیکڑوں واقعات ہیں، لیکن ایک آرٹیکل میں یہ تمام کارنامے سما نہیں سکتے۔ عالَم گیرؒ کے رقعات پڑھو، ہر ہر سطر میں نظر آتا ہے کہ کس تاکید، کس اہتمام، کس شفقت سے انصاف رسانی کے متعلق احکام اور فرامین بھیجتا رہتا ہے اور دل سے لگی ہے کہ ایک شخص کا بھی بال بیکا نہ ہونے پائے۔

(ماخوذ از: اورنگ زیب عالَم گیرؒ پر ایک نظر)

مشق

سوال ا: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) اورنگ زیب عالم گیر کا سب سے بڑا کارنامہ بیان کیجیے۔

(ب) لین پول نے اورنگ زیب کو عدل کا دریاے اعظم کیوں کہا ہے؟

(ج) عالم گیر نے اپنے چہیتے بیٹے مرزا کام بخش کو "کوکہ" کے ساتھ قید کرنے کا حکم کیوں دیا؟

(د) حسن ابدال کے سفر میں عالم گیرؒ نے بڑھیا کی کیوں اور کس طرح مدد کی؟

(ہ) اچھے حکم راں کے لیے منصف ہونا کیوں ضروری ہے؟

سوال ۲: درست جواب پر (✓) کا نشان لگایئے:

۱- عالم گیر کو شدّت سے احساس تھا کہ کسی شخص کا نہ ہونے پائے:

(الف) نقصان (ب) دل شکستہ (ج) بال بیکا (د) بُرا

۲- بڑھیا کے بچے تھے:

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

۳- عالم گیر نے سفر کیا تھا:

(الف) ۱۰۸۵ء میں (ب) ۱۰۵۸ء میں

(ج) ۱۵۰۸ء میں (د) ۱۵۱۰ء میں

۴- ''اورنگ زیب عدل کا دریاے اعظم تھا''اس میں صنعت ہے:

(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) مجازِ مرسل (د) مبالغہ

۵- الفاظ ''شان و شوکت، عیش و عشرت، جاہ و جلال''میں ترکیب ہے:

(الف) عطفی (ب) تضادی (ج) وصفی (د) اضافی

سوال ۳: درج ذیل الفاظ کے معنی تھیسارس لغت میں سے دیکھ کر لکھیے:

پوشاک، پیری، مطلق، معذرت، اہتمام

سوال ۴: آپ کے خیال میں شبلی کا یہ مضمون ادبی اعتبار سے کیسا ہے؟ دلیل میں اس مضمون کی عبارت کا کوئی حصّہ تحریر کیجیے۔

☆ لین پول صاحب عالم گیر کے سوانح میں لکھتے ہیں: "مغل اعظم عدل کا دریائے اعظم ہے۔ جچے تلے انصاف سے وہ فیصلے کرتا ہے۔"
مندرجہ بالا عبارت میں رابطہ (Colon :) کا استعمال کیا گیا ہے۔ کسی شخص یا بات کی تفصیل بیان کرنے سے پہلے جو علامت لگائی جاتی ہے اسے رابطہ : کہتے ہیں۔

سوال ۵: اس کتاب میں سے ایسے چند جملے تلاش کر کے لکھیے جن میں رابطہ کی علامت استعمال کی گئی ہو۔

سرگرمیاں

۱۔ طلبہ کسی اخبار کے مخصوص کالم کو طائرانہ طور پر پڑھ کر استاد کو اس کالم کا مفہوم بتائیں گے۔ (گروپ بھی بنا سکتے ہیں)
۲۔ کسی اخبار یا درسی کتاب کے علاوہ کسی اور کتاب سے مختلف گروہوں / ٹولیوں میں تقسیم ہو کر مضمون پڑھیں گے اور اپنی تنقیدی رائے سے استاد کو آگاہ کریں گے۔
۳ شبلی کے اندازِ تحریر کے مطابق لفظوں کی ترکیبیں استعمال کرتے ہوئے مضامین لکھیں گے۔

برائے اساتذہ

۱۔ طلبہ کو مختلف گروہوں/ٹولیوں میں تقسیم کر کے کسی نئی کتاب / اخبار سے طائرانہ اور غائرانہ طور پر مختلف مضامین پڑھوائیے اور ہر مضمون کا مطلب معلوم کیجیے۔

☆☆☆☆☆☆